رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۶/۷۱ | ہفتہ ۱۰ شوال ۱۴۰۲ھ ۳۱ وفا ۱۳۶۱ ہش ۳۱ جولائی ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۷۰

اخبارِ احمدیہ

۲۹ وفا جولائی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت سے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل بلڈ پریشر پھر زیادہ ہو گیا، نیز سارے بدن میں بالخصوص کمر میں شدید درد ہے۔ احباب جماعت بالالتزام دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے شفائے کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین ؂

لیگوس (نائیجیریا) کے مشہور اکوئی ہوٹل کو تین صد قرآن مجید انگریزی کا گرانقدر ہدیہ

جماعت احمدیہ نائیجیریا کی ایک قابلِ قدر خدمت: امیر صاحب نائیجیریا کی رپورٹ

جماعت احمدیہ نائیجیریا نے ۹ جولائی بروز جمعۃ المبارک اشاعت قرآن مجید کی عالمگیر سکیم کے سلسلہ میں لیگوس کے ایک اہم اور مشہور "اکوئی ہوٹل" کی انتظامیہ کو تین صد قرآن مجید کے نسخوں کا گرانقدر ہدیہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ تاکہ یہ ہوٹل کے ۲۹۶ کمروں میں رکھے جا سکیں۔ اس پیشکش کا انتظام خاص طور پر رمضان المبارک میں کیا گیا کیونکہ اس ماہ کو قرآن مجید سے خصوصی مناسبت ہے۔ نیز اس ماہ میں ہوٹل میں رہائش پذیر مسلمانوں کو قرآن مجید کی تلاوت کی دلی خواہش کو تسکین مل سکے گی۔ یاد رہے کہ اس مبارک ماہ کے آغاز میں ایسی ہی پیشکش جماعت کانو کے دو ہوٹلوں میں کر چکی ہے۔

ہوٹل کی انتظامیہ کو قرآن مجید پیش کرنے کے سلسلے میں اکوئی ہوٹل کے کانفرنس ہال میں ایک باقاعدہ تقریب منعقد ہوئی جس میں ہوٹل کی انتظامیہ کے افسران، بزرگان جماعت اور پریس کے نمائندگان نے شرکت کی۔ تقریب کا آغاز قرآن مجید کی تلاوت سے ہوا جو مکرم الحاج محمد امین صاحب نے فرمائی۔ اس کے بعد خاکسار نے اپنی تقریر میں اس تقریب کے انعقاد کی غرض بیان کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ تمام دنیا میں مذہب اسلام اور قرآن مجید کی اشاعت کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔ جماعت کی اس عالمگیر سکیم کے مطابق جماعت احمدیہ نائیجیریا اشاعت قرآن مجید کے لئے بھی حتی المقدور کوشاں ہے چنانچہ ماضی میں جماعت ملک کے تقریباً تمام اہم ہوٹلوں اور لائبریریوں کو قرآن مجید اور دیگر اسلامی لٹریچر مفت پیش کر چکی ہے تاکہ لوگ اس روحانی مائدہ سے فیضیاب ہو سکیں۔ آخر میں خاکسار نے انتظامیہ سے یہ بھی اپیل کی کہ وہ قرآن مجید کے تقدس کا لحاظ رکھیں اور اسے مناسب طور پر محفوظ رکھنے کا انتظام کریں۔ اس مختصر تقریر کے بعد خاکسار نے ہوٹل کے مینیجنگ ڈائریکٹر مسٹر الاموتو صاحب کو قرآن مجید کے نسخے پیش کئے۔

مکرم مینیجنگ ڈائریکٹر صاحب نے اپنے جوابی خطاب میں جماعت احمدیہ نائیجیریا کی اس پیشکش کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ آپ نے کہا کہ رمضان المبارک میں قرآن مجید کی پیشکش ایک نہایت ہی اہم اور مستحسن اقدام ہے اور اس کے لئے انتظامیہ جماعت کی ازحد ممنون ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہوٹل کے تمام کمروں میں بائیبل پہلے ہی موجود ہے اور اب قرآن مجید کی موجودگی سے ایک بڑی کمی پوری ہو گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہوٹل میں قیام پذیر ہونیوالے بعض مسلمانوں کی طرف سے اسکا مطالبہ بھی تھا مگر ماضی میں کسی مسلم تنظیم نے اس کی طرف توجہ نہیں کی اب جماعت احمدیہ نے اس کمی کو پورا کر کے ایک بہت بڑی خدمت سرانجام دی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان کو بخوبی علم ہے کہ جماعت احمدیہ ملک میں نہایت ہی مفید اور شاندار کام سرانجام دے رہی ہے اور ہوٹلوں میں قرآن مجید کی فراہمی ان کے شاندار کاموں میں عمدہ اضافہ ہے۔

آخر میں جماعت کی طرف سے مکرم الحاج عبدالیقین صاحب نے انتظامیہ، حاضرین اور پریس کے نمائندگان کا شکریہ ادا کیا اور یہ مبارک تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ اس شام کو نائیجیریا کے نیشنل ٹیلی ویژن نے ہوٹل میں قرآن مجید کی پیشکش کی تفصیلی خبر نشر کی۔ الحمدللہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ولادت

محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب لکھتے ہیں:۔

"سیدنا حضرت مصلح موعود کی نواسی محترمہ کوثر سفیر صاحبہ بیگم محترم سفیر احمد خان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۶ جولائی ۱۹۸۲ء کو بچی عطا فرمائی ہے۔

محترمہ کوثر سفیر صاحبہ محترم مرزا حمید احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی بیٹی ہیں اور مکرم سفیر احمد خان صاحب مکرم بشیر احمد خان صاحب ابن اوصاف احمد خان صاحب صحابی آف مالیر کوٹلہ کے پوتے ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو خادمہ دین اور والدین کے لیے قرۃ العین بنائے اور صحت و عافیت والی دراز عمر عطا فرمائے۔ آمین ؂

مطالعہ قرآن پاک اور اس کی تعلیمات کو دنیا میں پھیلانے سے کبھی غافل نہ ہوں

جماعتِ احمدیہ کے قیام کا مقصد دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا ہے

جماعت احمدیہ گیمبیا کے ۸ ویں جلسہ سالانہ کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا پیغام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ گیمبیا کے آٹھویں جلسہ سالانہ منعقدہ ۸ اپریل ۱۹۸۲ء بمقام نصرت ہائی سکول بانجل کے لئے جو خصوصی برقی پیغام ارسال فرمایا اس کا مکمل متن مندرجہ ذیل ہے۔

"مجھے خوشی ہے کہ آپ آٹھواں جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ اس میں شمولیت اختیار کرنیوالوں پر اپنی برکات نازل فرمائے (آمین)۔

حضرت (اقدس ... ناقل) کو تو خدا تعالیٰ نے اسلام کے شاندار اور حقیقی احیاء تو اور نوع انسانی کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے کے لئے مبعوث فرمایا تھا۔ اس مقصد کے حصول کیلئے آپ نے جن امور پر سب سے زیادہ زور دیا تھا وہ مطالعہ قرآن پاک اور اس کی خوبصورت تعلیمات پر اپنے آپ کو کاربند کرنا۔ اس کی تعلیمات کو دنیا کے ہر گوشہ میں پھیلانے کی سعی کرنا اور خدا تعالیٰ سے تائید و نصرت کیلئے عاجزانہ دعاؤں میں مصروف رہنا ہیں۔

مجھے امید ہے کہ آپکی جماعت ان دو پہلوؤں سے کبھی غافل نہیں ہوگی اور تعداد کے اعتبار سے بھی اور روحانیت کے اعتبار سے بھی ترقی کرتی چلی جائیگی۔ خدا تعالیٰ آپ سب پر فضل نازل فرمائے۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدمتِ دین

ہر کہ خدمت کرد، اُو مخدُوم شُد (مولانا رُوم)

(از حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر فیصل آباد)

در ازل چوں کارہا منظوم شُد — ہر ورق از امرِ حق مرسُوم[1] شُد
ہر کسے را، بہرۂ مقسوم شُد — ویں اصولِ زندگی مرقوم شُد
ہر کہ خدمت کرد، اُو مخدُوم شُد
ہر کہ خود را دید، اُو محرُوم شُد

دیدہ ام، بس کاملے در علم و فن — دید ام، بس نامدارے در سُخن
ہمگناں[2] بُودند، در سِرّ و عَلَن — خاکسار و، جاں سپار و خود شِکَن
ہر کہ خدمت کرد، اُو مخدُوم شُد
ہر کہ خود را دید، اُو محرُوم شُد

کبریائی، باشد از بہرِ خُدا — بندگی کُن، بگزر از کبر و ریا
گر توانی، خدمتے آور بجا — تا شوی مقبول، پیشِ کبریا
ہر کہ خدمت کرد، اُو مخدُوم شُد
ہر کہ خود را دید، اُو محرُوم شُد

خُود فروشی مُستمندی[3] آوَرد — ہم فلاکت، ہم نژندی[4] آوَرد
خاکساری، سربلندی آوَرد — در دو عالم، ارجمندی[5] آوَرد
ہر کہ خدمت کرد، اُو مخدُوم شُد
ہر کہ خود را دید، اُو محرُوم شُد

گرد بر گردِ مَناہی[6]، ہم مَرو — بَل[7]، بہ دُزدِ دیدہ[8] نگاہی، ہم مَرو
بر طریقِ رُتبہ خواہی، ہم مَرو — در تلاشِ تختِ شاہی، ہم مَرو
ہر کہ خدمت کرد، اُو مخدُوم شُد
ہر کہ خود را دید، اُو محرُوم شُد

ہست قرآں، حاصلِ کونینِ ما — ہست قرآں، کافلِ[9] دارینِ ما
ہست قرآں، قُرّۃ العینینِ ما — خدمتِ اُو، عین، نصب العینِ ما
ہر کہ خدمت کرد، اُو مخدُوم شُد
ہر کہ خود را دید، اُو محرُوم شُد

حالِ ما، گاہے چُناں، گاہے چُنیں — حالِ فردا، کس نداند، بالیقیں
زیستن، در خدمتِ دینِ متیں — بر زمیں، خُلدِ بریں، باشد ہمیں
ہر کہ خدمت کرد، اُو مخدُوم شُد
ہر کہ خود را دید، اُو محرُوم شُد

ع۱ مرسُوم: نقش کیا گیا — ع۲ ہمگناں: سب کے سب۔ سِرّ و عَلَن۔ باطن اور ظاہر — ع۳ مستمندی: حاجت مندی — ع۴ نژندی: ہم و غم — ع۵ ارجمندی: برتری۔ اعزاز
ع۶ مناہی: ممنوع چیزیں — ع۷ بَل: بلکہ — ع۸ دُزدِ دیدہ نگاہی: کنکھیوں سے دیکھنا — ع۹ کافل: محافظ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت اور اللہ تعالیٰ کے وعدے

(محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب۔ بار ایٹ لاء کراچی)

قرآن کریم کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ خلافت کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے حضور اور حضرت آدم علیہ السلام ہماری دنیا کے لئے پہلے خلیفہ تھے۔ اسی کی کچھ تفصیل تو بائیبل سے پتہ لگتی ہے۔ مگر چونکہ بائیبل محرّف اور مبدّل ہے اس لئے اس پر پوری طرح اعتبار نہیں کیا جاسکتا مگر قرآن کریم ایک ایسا صحیفہ ہے جس پر کامل اعتبار کیا جاسکتا ہے اس میں متعدد جگہ پر خلافت کا ذکر آیا ہے اور اس سے یہی تاثر ہوتا ہے۔ گو خلافت کئی قسم کی تھی مگر اس کا مقصد ایک ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا اظہار ہو اور ایک ایسی مخلوق پیدا ہو جو کہ اللہ تعالیٰ کی نہ صرف تسبیح تحمید اور تقدیس کرے بلکہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہو۔ اور اس میں ترقی کرتی چلی جاوے۔ مگر ہوا کیا۔ جیسے ہی اللہ تعالیٰ نے ملائکہ سے کہا کہ میں دنیا میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کی۔

اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ
فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ

یعنی کیا تو ایسے شخص پیدا کرے گا کہ جو اسی دنیا میں فساد کریں گے اور خون بہائیں گے۔ کیا کافی نہیں کہ ہم تیری تقدیس تسبیح اور تحمید کرتے ہیں اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے یہ دیا کہ جو میں کر رہا ہوں اس کے بارہ میں میں بہتر جانتا ہوں۔ اس کو جھگڑا تو نہیں کہنا چاہیئے مگر یہ ضرور ہے کہ ملائکہ نے اپنی کم علمی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فیصلہ کو اچنبہ جانا۔ مگر جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنے اسماء کا علم دیا تو ان کی تسلی ہوگئی اور ان کو اس بات کا پتہ لگ گیا کہ آدم کے ذریعہ سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر ہوں گے اور وہ خون بہانے والے نہ ہوں گے بلکہ ان کے ذریعہ سے وہ علوم ظاہر ہوں گے۔ جہاں تک ملائکہ کی پہنچ نہ تھی۔ البتہ ایک حصّہ ایسا ضرور ہوگا جو کہ فساد کا موجب ہوگا اور جن کے ہاتھ خون سے رنگین ہوں گے مگر وہ حصّہ جو اللہ تعالیٰ کی صفات سمجھ لے گا وہ درجہ میں ملائکہ سے بھی بڑھ جائے گا۔ اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہوں گے جو کہ شیطان کے مطیع ہوں گے اور جو ملائکہ نے خدشہ ظاہر کیا تھا اس کو پورا کرنے والے ہوں گے مگر ان سب باتوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے یہی چاہا کہ طاغوتی طاقتیں بھی اپنا کام کرتی رہیں۔ وہ وجود جو کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں اور عمل صالح کرتے ہیں وہ بھی زندہ اور جاوداں رہیں اور اللہ تعالیٰ کی تقدیس اور توحید کو پھیلانے والے ہوں اور ایک ایسے روحانی نظام کی بنیاد رکھی جہاں اس کے بندے روحانی مدارج میں بلندی حاصل کرتے رہیں۔ یہ سلسلہ جاری رہا اور آدم سے ایک ایسا سلسلہ خلفاء کا چلا کہ جس سے انسان کامل سے کامل تر ہوتا گیا۔ چنانچہ جو سلسلۂ خلافت کا حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شروع ہوا وہ چلتا گیا۔ حتیٰ کہ خاتم الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ آگیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ:۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ
وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ
لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے کامل کتاب دیکر دین اسلام کی تکمیل کر دی اس کا مطلب یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے چونکہ ایک کامل کتاب حضور کو عطا کر دی ہے اس لئے کوئی اور شخص اس کتاب میں نہ کچھ بڑھا سکیگا اور نہ ہی کچھ کم کر سکے گا چنانچہ حضرت اقدس فرماتے ہیں قرآن شریف ایسا معجزہ ہے کہ وہ اوّل مثل ہوا نہ آخر کبھی ہوگا اور اس کے فیوض برکات کا دور ہمیشہ جاری ہے اور ہر زمانہ میں اس طرح نمایاں اور درخشاں ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پھر ایک دوسری جگہ حضور فرماتے ہیں ــــ خاتم النبیین کا لفظ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بولا گیا خود چاہتا ہے اور بالطبع اس لفظ میں یہ رکھا گیا ہے کہ وہ کتاب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے وہ بھی خاتم الکتب ہو اور سارے کمالات اس میں موجود ہوں اور حقیقت میں وہ سارے کمالات موجود ہیں کیونکہ کلام الٰہی کے نزول کا قاعدہ اور اصول یہ ہے۔ کہ جس قدر قوّتِ قدسی اور کمال باطنی اس شخص کا ہوتا ہے جس پر کلام الٰہی نازل ہوتا ہے اس قدر قوّت اور شوکت اس کلام کی ہوتی ہے جیسے نبوت کے کمالات آپ پر ختم ہوگئے اسی طرح اعجاز کلام کے کمالات قرآن شریف پر ختم ہوگئے۔ آپ خاتم النبیین ٹھہرے اور آپ کی کتاب خاتم الکتب ٹھہری۔ پھر حضور فرماتے ہیں وہ نکات و حقائق جو معرفت کو زیادہ کرتے ہیں وہ ہمیشہ حسب ضرورت کھلتے رہے ہیں اور نئے نئے فسادوں کے وقت نئے نئے پر حکمت معانی ظہور میں آتے رہتے ہیں۔

پھر حضور فرماتے ہیں قرآن مجید باوجود ان تمام کمالاتِ بلاغت و فصاحت و احاطہ حکمت و معرفت ایک روحانی تاثیر اپنی ذات برکات میں ایسی رکھتا ہے کہ اس کا سچا اتباع انسان کو مستقیم الحال اور منشرح الصدر اور مقبول الٰہی اور قابل خطاب حضرت عزت کر دیتا ہے۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ پہلی خلافت حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تھی۔ جو خلافت نبوت تھی۔ اس طرح حضرت داؤد علیہ السلام کو بھی انہیں مضمون میں خلیفہ کہا گیا یعنی ان کی خلافت بھی خلافت نبوت تھی۔ ان دونوں کو خلیفہ صرف نبی اور مامور ہونے کی حیثیت میں کہا گیا۔ وہ اپنے زمانہ کی ضرورت کے مطابق صفاتِ الٰہیہ کو دنیا میں ظاہر کرتے تھے۔

قرآن کریم میں جو دوسری خلافت کا ذکر کیا ہے وہ خلافت ملوکیت جیسا کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرماتا ہے۔

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ
مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ
فِي الْخَلْقِ بَصْطَةً۔ فَاذْكُرُوْٓا
اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

اس طرح یہود کی نسبت اسی بات کا ذکر ان الفاظ میں ہے۔

يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ
جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ
مُّلُوْكًا وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا
مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ۔ یعنی اے میری قوم تم اللہ تعالیٰ کے اس انعام پر غور کرو جو اس نے تم پر اس وقت کیا۔ جب اس نے تم میں نبی بھیجے اور تمہیں بادشاہ بنایا اور تم کو وہ کچھ دیا جو دنیا کی مظلوم قوموں میں سے کسی کو نہ دیا۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو خلافت نبوت دی اور اس طرح خلافت ملوکیت بھی دی۔

ان دو خلافتوں یعنی خلافت نبوت اور خلافت ملوکیت کے جانشین بھی خلیفہ کہلاتے تھے جو نبی کے جانشین ہوں اور اس کے نقشِ قدم پر چلنے والے ہوں۔ ان کا مقصد قوم کو شریعت پر چلانا ہوتا رہا ہے اور ہے۔ حضرت ہارون بھی ایک طور سے نبی تھے۔ اور ایک طرح حضرت موسیٰ کے خلیفہ تھے حضرت ہارون کی خلافت ایک طرح سے عارضی تھی جو اخلفنی فی قومی سے صاف ظاہر ہوتا مگر ان کی نبوّت ہمیشہ کے لئے تھی۔ اس قسم کے خلفاء بنی اسرائیل میں بہت ہیں وہ نبی تو تھے مگر کوئی شریعت نہ لائے تھے۔ ان کا مقصد شریعت کا قیام تھا۔ یعنی ایک طرح سے وہ حضرت موسیٰ کے خلیفہ تھے۔ کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو نبی نہ تھے جو ربّانی اور احبار کہلائے وہ ایک قسم کے مجدّد تھے۔ جن کا مقصد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کام کی تکمیل تھا۔ ان خلفاء یعنی نبی اور احبار کے سلسلہ کی آخری کڑی حضرت مسیح ناصری علیہ السلام تھے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں۔

"یہ نہ سمجھو کہ میں تورات یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ میں منسوخ کرنے نہیں بلکہ پوری کرنے آیا ہوں۔ کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جبتک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں۔ ایک نقطہ یا ایک شوشہ تورات سے ہرگز نہیں ٹلے گا۔ جب تک سب کچھ پورا نہ ہوجائے حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد رسولِ پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ آیا۔ آپ مثیلِ موسیٰ تھے۔ مگر صرف بنی اسرائیل کے لئے نہیں بلکہ ساری دنیا کے لئے اور آپ کی نبوّت قیامت تک چلنی تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ آپ کو ایک تو کامل کتاب یعنی قرآن کریم دیا۔ اس کی نہ صرف معنوی حفاظت بلکہ لفظی حفاظت کا بھی اللہ تعالیٰ نے ذمّہ لیا۔ حضور نے ایک قلیل عرصہ میں عرب کی کایا پلٹ دی اور وہ لوگ جو ہر قسم کی برائیوں میں ملوّث تھے۔ جنہوں نے عبادت کے لئے خانہ کعبہ میں بھی سینکڑوں بت رکھے ہوئے تھے حضور نے اپنی قوّتِ قدسیہ سے ایسی قوم کو جو ذلّت کے گڑھے میں گری ہوئی تھی۔ روحانیت اور اخلاق کا ایک مجسّمہ بنا دیا۔ جس طرح ہر فرد بشر نے ایک دن مرنا ہے حضور کو بھی اللہ تعالیٰ نے وفات دیدی۔ یہ دن مسلمانوں کے لئے ایک بڑی آزمائش کا دن تھا۔ بہت سے لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ حضور فوت نہیں ہوئے بلکہ حضور پر ایک ایسی کیفیت طاری ہے جو بے ہوشی یا موت کی طرح ہے۔ اور حضور پھر ان میں آویں گے۔ مگر حضرت ابوبکرؓ نے مسلمانوں کو یہ آیت پڑھ کر۔

يٰقَوْمِ۔ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ
وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا وَّاٰتٰىكُمْ
مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ

ایک بڑے ابتلاء سے بچا لیا اور صحابہؓ نے اس آیت استخلاف کے ماتحت آپ کو پہلا خلیفہ چن لیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھوں وہ کام دکھلائے جو کسی ذہن میں بھی نہ آسکتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق سب مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر جمع کر لیا۔ جو لوگ باغی ہو گئے تھے۔ ان کی بغاوت کچل دی۔ زکوٰۃ کا نظام جو درہم برہم ہوگیا تھا پھر قائم کیا۔ اور سارے ارکانِ اسلام کو پابند کروا دیا۔ اور بیک وقت دو بڑی طاقتوں یعنی قیصر اور کسریٰ کی جارحیت کے خلاف جہاد شروع کر دیا اور اسلامی لشکر نے فتح پالی القصہ جو کام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے شروع کیا ہوا تھا۔ اس کو استحکام بخشا اب یہاں دیکھنا یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کو کس نے خلیفہ بنایا۔ خلیفہ تو اللہ نے بنایا مگر اسکا ذریعہ وہ چند لوگ تھے جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت مدینہ میں جمع ہوئے تھے اگر وہ چاہتے بھی تو کسی اور کو نہ بنا سکتے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ سے ایک روایت ہے کہ جس مرض میں آنحضرت فوت ہوئے اس کی ابتداء میں آپ نے مجھے فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ تمہارے باپ اور بھائی کو بلا کر ابوبکرؓ کی خلافت کے متعلق وصیت کر جاؤں تاکہ میرے بعد کوئی دوسرا شخص خلافت کی تمنا میں کھڑا نہ ہو جاوے۔ اور یہ دعویٰ نہ کرے کہ میں ابوبکر کی نسبت خلافت کا زیادہ حقدار ہوں۔ مگر پھر میں نے یہ ارادہ ترک کر دیا کہ مومنوں کی جماعت ابوبکر کے سوا کسی اور شخص کی خلافت پر رضامند نہ ہوگی اور نہ ہی خدا کسی اور شخص کی خلافت کو قائم ہونے دے گا۔

(بخاری کتاب الاحکام)

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ گو خلیفہ کو بعض لوگ چنتے ہیں مگر خلیفہ کو اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے بعض لوگ سادہ لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے بعض خود ساختہ طرزِ انتخاب لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں اس کا مقصد دین میں فساد پیدا کرنا ہے اور ایسے مقاصد کو پورا کرنا ہوتا ہے جو اس کے مفاد میں ہوں اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے مگر کسی صحابی نے اس بات کی مخالفت نہ کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ بات پوری ہوئی جو حضور نے حضرت عائشہؓ سے کہی تھی اور وہی خلیفہ بنے جن کو آپ چاہتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ چاہتا تھا۔ پھر جب حضرت ابوبکر کی وفات ہوئی تو حضرت عمرؓ کی خلافت کسی اور رنگ میں معرضِ وجود میں آئی۔ بعض مصالح کے ماتحت حضرت ابوبکرؓ نے اکابر صحابہ کے مشورہ کے بعد حضرت عمرؓ کو خلیفہ ثانی مقرر فرمایا۔ اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی۔ ایک تو یہ کہ خلافت کا اجراء محض انتخاب تک ہی نہ رہ جاوے مزید یہ وجہ بھی تھی کہ چونکہ حضرت عمرؓ کی طبیعت جوشیلی تھی۔ بعض لوگ ان کی طبیعت کی بنا پر ان کے خلاف مشورہ نہ دیں اور ایک فتنہ کی صورت پیدا ہو جاوے۔ حضرت ابوبکرؓ نے جو یہ قدم اٹھایا وہ اللہ تعالیٰ سے کسی قسم کا حکم پا کر ہی کیا اور پھر جید صحابہ سے مشورہ بھی کر لیا جہاں تک حدیث سے پتہ لگتا ہے کسی جید صحابی نے اس بات کی مخالفت نہیں کی اور کرتے بھی کیوں۔ حضرت عمرؓ ایک بلند مقام رکھتے تھے۔ چنانچہ حضور کی حدیث ہے کہ میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا اور پھر ان کے خلیفہ ہونے کے بعد بھی کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ اس کے معنے ہی یہ تھے کہ صحابہ کرام نے اس اقدام کو بھی عین شریعت کے مطابق سمجھا اور جو مشورہ حضرت ابوبکرؓ نے لیا تھا اس مشورہ کو کافی سمجھا۔ پھر ایک اور بات بھی تھی کہ حضرت عمرؓ کی حضرت ابوبکرؓ سے سوائے دینی اخوت اور کوئی رشتہ داری نہ تھی کہ اسے ذمہ داری سمجھا جاوے۔ جو مشورہ آپ نے اپنی زندگی میں کر لیا وہ ہی کافی تھا اور لاخلافۃ الا بالمشورہ کی شرط پوری ہو گئی۔ اس سے جاننا چاہیئے۔ کہ بے شک خلافت کے قیام کے لئے مشورہ اور انتخاب ضروری ہے مگر اس کی نوعیت اور اس کی تفاصیل کے متعلق اسلام نے کوئی شرط نہیں رکھی اور نہ ہی کوئی حد بندی کی ہے اور مختلف قسم کے حالات میں مشورہ اور انتخاب کی صورت مختلف ہو سکتی ہے۔ حضرت عمرؓ کے انتخاب کے بارے میں حضرت ابوبکر نے مشورہ اپنی زندگی میں کر لیا تھا اور امتِ محمدیہ میں فتنہ کا دروازہ بند کر دیا۔ علاوہ ازیں حضرت عمرؓ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صریح پیشگوئی بھی تھی جس کی وجہ کسی مسلمان کو ان کی خلافت کے متعلق اعتراض نہیں ہو سکتا تھا۔

(بخاری و مسلم باب فضائل اصحاب فضائل عمر)

یہ بات کہ اسلام نے انتخاب کے طریق کی تفاصیل میں دخل نہیں دیا۔ بلکہ تفاصیل کو وقتی حالات پر چھوڑ دیا ہے وہ حضرت عثمان خلافت کے طریقِ انتخاب سے عیاں ہے۔ جو مشورہ کا طریق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارہ میں تھا وہ ایک محدود مشورہ تھا۔ حضرت عمرؓ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی صدارت میں ایک کمیٹی یا شوریٰ سات اہل الرائے صحابہ کی بنا دی جو کہ یہ فیصلہ کرے اور یہ بھی فرمایا کہ گو ان کے لڑکے کو اس مشورہ میں شامل کیا جاوے۔ مگر اسے خلافت کا حق نہ ہوگا۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد مدینہ میں اس قدر فساد تھا کہ نئے خلیفہ کا انتخاب تین دن تک نہ ہو سکا جب تین دن گزر گئے اور کوئی خلیفہ چنا نہ گیا تو چند جلیل القدر صحابہؓ حضرت علی کے پاس گئے اور ان کے سامنے صورتِ حال بیان کی اور یہ کہا کہ آپ خلیفہ بن جاویں انہوں نے کہا کہ مسلمان جس کو خلیفہ بنائیں گے وہ اسکی بیعت کریں گے۔ ان کے زور دینے پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خلافت کی بیعت لینا قبول کر لیا اور جیسے ہی لوگوں نے دیکھا کہ بیعت ہو رہی ہے اکثریت نے آپ کی بیعت کر لی۔ اس طرح ہم دیکھتے ہیں خلافتِ راشدہ کے چاروں خلیفوں کا انتخاب چار مختلف طریقوں سے ہوا۔ اور سوائے حضرت علیؓ کے انتخاب کے باقی سب کا انتخاب بغیر کسی گڑبڑ کے ہوا۔ خلافتِ راشدہ کا زمانہ تیس سال تھا۔ اس کے بعد ملوکیت آگئی اور ایک عرصہ تک رہی ان کے زمانہ میں بھی اسلام نے ترقی کی مگر ان کے ساتھ وہ وعدہ نہ تھا جو کہ اللہ تعالیٰ نے آیت استخلاف میں حقیقی خلفاء کے لئے کیا تھا۔ وہ کیا وعدہ تھا۔

۱:۔ امتِ محمدیہ میں بھی خلافت پہلے نبیوں کی خلافت کی طرح قائم کی جاوے گی۔

۲:۔ خلیفہ خدا بنائے گا۔

۳:۔ اللہ تعالیٰ ان خلفاء کی مدد انبیاء کے مشابہ کرے گا۔

۴:۔ اس وعدہ کی غرض تمکین دین ہوگی۔

۵:۔ اس وعدہ کے ماتحت اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے خوف کو امن سے بدل دے گا۔

۶:۔ اس وعدہ کے ماتحت اللہ تعالیٰ شرک کو دور کر دے گا اور اس سے اللہ تعالیٰ عبادت کا قیام کرے گا۔

۷:۔ جو لوگ خلیفہ کو قبول نہیں کریں گے وہ فاسق ہوں گے۔

جو مجددِ دین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے ماتحت آئے وہ بھی ایک طرح خلیفہ تھے۔ کیونکہ انہوں نے بھی اپنے محدود رنگ میں وہ کام کئے جو کہ خلفاء راشدہ نے کئے پھر حضرت اقدس کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا اور حضرت اقدس بھی اپنا کام کر کے چلے گئے اور حضرت اقدس کی پیشگوئی کے ماتحت قدرت ثانیہ یعنی خلافت کا سلسلہ چلا اور حضرت اقدس نے فرمایا یہ سلسلہ اس وقت تک چلیگا جب تک قیامت نہ آجاوے۔ اس سلسلہ خلافت میں بھی بہت لوگوں نے فتنے والے اور من گھڑت اصولوں سے چاہا کہ خلیفہ ان کے طریق کار سے چنا جاوے مگر ہمارا یہی تجربہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آخر برحق خلیفہ ہی کی مدد کی اور ان کو سوائے فاسق کے خطاب کے اور کچھ نہ ملا۔ بہت لوگ تھے جنہوں نے اپنے آپ کو لائق سمجھا اور خلیفہ سے ٹکر لی آخر کیا انجام ہوا نہ صرف یہ کہ نہ ہی وہ نامراد ہوئے بلکہ فاسق کا بھی خطاب پایا۔

شیطان اپنا زور لگاتا جاوے گا اور سیدھے سادے آدمیوں کو ورغلائے گا ضرور مگر وہ نامراد اور ناکام رہے گا۔ وہاں اور کسی کا علم اور کسی کی بڑائی کسی کے کام نہ آئی بلکہ عاجزی مسکنت ہی کام آئی اور آویگی۔ اللہ تعالیٰ اسی کو جماعت کا راہنما بنائے گا جس میں تقویٰ ہوگا۔ اناخیرہ منہ کہنے والا ذلیل اور رسوا کیا جاوے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو اس نے آنحضرت کے ساتھ کیا اور یہ وعدہ اس وقت تک نہ ٹلے گا جب تک کہ زمین آسمان ٹل نہ جاویں گے۔

انتظامیہ کمیٹی سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ
(۱۵-۱۶-۱۷ اکتوبر ۱۹۸۲ء)

۱:۔ منتظم سٹیج۔ لاؤڈ سپیکر۔ دفتر	ملک منصور احمد عمر	(معتمد)
۲:۔ " شوریٰ	"	
۳:۔ " مقامِ اجتماع	مکرم شیخ مبارک احمد صاحب	
۴:۔ " بیرون	" لئیق احمد صاحب طاہر	
۵:۔ " علمی مقابلہ جات	" حافظ مظفر احمد صاحب نائب منتظم مکرم عطاء الرحمان صاحب محمود	
۶:۔ " ورزشی مقابلہ جات	" صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب نائب منتظم مکرم نصیر بندا صاحب	
۷:۔ " تربیت	" نصیر احمد صاحب قمر	
۸:۔ " اندرون	" محمد اسلم صاحب شاد منگلا۔	
۹:۔ " سپلائی	" حبیب الرحمان صاحب زیروی۔	
۱۰:۔ " خوراک	" چوہدری سلطان احمد صاحب	
۱۱:۔ " تقسیم خوراک	" چوہدری فضل احمد صاحب۔	
۱۲:۔ " آب رسانی	" مبارک احمد خاں صاحب۔	
۱۳:۔ " صفائی	"	"
۱۴:۔ " حفاظت پہرہ بیرون	" سعید احمد صاحب چٹھہ	
۱۵:۔ " سائیکل	" قریشی عبدالجلیل صاحب	
۱۶:۔ " پنڈال	" قائد صاحب ضلع لاہور	
۱۷:۔ " روشنی	" مبارک احمد صاحب طاہر۔	
۱۸:۔ " طبی امداد	" ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب۔	
۱۹:۔ " صنعتی نمائش	" ملک منصور احمد عمر۔ (معتمد)	
۲۰:۔ " اشاعت	مکرم نصیر احمد صاحب قمر	
۲۱:۔ " اطفال	" مرزا محمد دین صاحب ناز	
۲۲:۔ " تیاری ربوہ	" ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب و مکرم منتظم صاحب مقامی	

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

الفضل کی اشاعت میں حصہ لیں۔ اخبار خود خرید کر پڑھیں اور دوسروں کو اخبار پڑھنے کی ترغیب دیں۔ یہ آپ سب کا فرض ہے۔ (ادارہ)

اُذْکُرُوْا مَوْتٰکُمْ بِالْخَیْرِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیارے والد محترم مولانا ظفر محمد صاحب ظفر کی یاد میں

(مکرم مبارک احمد صاحب ظفر۔ احمد نگر)

قسط نمبر ۲

انسانی ہمدردی دکھ اور مصیبت کے وقت دوسروں کے کام آنا آپ کا شعار تھا۔

۱۹۷۳ء کا واقعہ ہے۔ احمد نگر کی تاریخ میں یہ دوسرا بڑا سیلاب تھا۔ احمد نگر کے ارد گرد پانی ہی پانی تھا۔ لاہور چھاؤنی سے دو فوجی جو کہ سگے بھائی تھے۔ رخصت پر کوہاٹ جا رہے تھے۔ بس ان کو لے کر چیدہ بوہ کی مغربی جانب والی محصول چونگی کے پاس آئی تو آگے پانی کی وجہ سے رک گئی۔ ربوہ کے خدام نے ان کو بتایا کہ پانی مزید چڑھ رہا ہے۔ ویسے اس وقت بھی پانی کی گہرائی زیادہ ہے۔ لیکن انہوں نے اپنا سامان اٹھایا اور پانی میں ہی چلنا شروع کر دیا لیکن جیسے دونوں بھائی احمد نگر کے اڈہ کے سامنے آئے تو پانی گہرا ہونے کی وجہ سے آگے نہ بڑھ سکے۔ سارا سامان اور کپڑے ان کے نظر آب ہو گئے زندگی اور موت کی کشمکش میں احمد نگر کے نزدیکی قبرستان کے درختوں کے جھنڈ میں جا پھنسے۔

عشاء کا وقت تھا۔ کہ احمد نگر کے اڈہ کیطرف سے بھیانک آوازیں آنی شروع ہو گئیں "کہ ہم کو بچاؤ۔ ہم کو بچاؤ" کسی دوست نے آکر والد صاحب کو بتایا کہ مولوی صاحب اڈہ کی طرف دو مسافر پانی میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور مدد کے لیے پکار رہے ہیں۔ ان دنوں مرکز ربوہ سے ایک کشتی احمد نگر کو ملی ہوئی تھی۔ والد صاحب نے میرے بڑے بھائی ناصر احمد صاحب ظفر جو جماعت احمدیہ احمد نگر کے صدر ہیں۔ اُن کو کہا فوراً کشتی میں تین چار قریبی خدام کو تارچ دے کر ان مسافروں کو نکلوائیں اور آپ خود پانی کے کنارے جہاں کشتی بندھی ہوئی تھی۔ کھڑے ہو گئے۔ اور کہا "میں اُس وقت تک گھر نہ جاؤنگا۔ اور نہ ہی کھانا کھاؤنگا۔ جب تک یہ مصیبت زدہ مسافر بچائے نہیں جاتے۔ چنانچہ ایک گھنٹہ کی تگ و دو کے بعد ہمارے خدام خدا تعالیٰ کے فضل سے ان دونوں بھائیوں کو نکال کر کشتی میں لے آئے۔ سردی اور زخموں کی وجہ سے دونوں بھائیوں کا بُرا حال تھا۔ جوں ہی ان کو کشتی سے اتارا گیا۔ والد صاحب نے اپنی قمیص اتاری اور ایک بھائی کو دے دی والد صاحب ان دونوں بھائیوں کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے آئے۔ سب سے پہلے ان کے لیے کپڑوں کا بندوبست کیا اس کے بعد کھانا اور چائے دی اگلے روز ان بھائیوں کو کوہاٹ کا کرایہ دیا۔ تا یہ گھر جلدی پہنچ جائیں جہاں ان کی والدہ صاحبہ ان کا انتظار کر رہی تھیں

لہٰذا صبح ان کو خدام الاحمدیہ کی کشتی میں بٹھا کر سرگودھا والی بس میں بٹھا کر آئے۔ ان بھائیوں نے رخصت ختم پر واپسی پر جماعت احمدیہ اور والد صاحب مرحوم کا شکریہ ادا کیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

والد صاحب مرحوم کی زندگی بڑی ہی سادہ اور درویشانہ تھی خود فرمایا کرتے تھے۔ مجھے گوشہ گمنامی میں رہنا زیادہ پسند ہے۔ تنہا ہی رہوں اور اپنے خدا تعالیٰ کو یاد کروں۔ خدا تعالیٰ مجھ سے خوش ہو اور میں اُس سے خوش رہوں۔ آپ اپنا یہ شعر اکثر پڑھا کرتے تھے۔

؎ دنیا کی کسی شے سے کبھی دل نہ لگا تو
ہاں ڈالتا ہر چیز یہ عبرت کی نظر جا

محترم والد صاحب مرحوم آج سے تقریباً ۲۵ سال قبل بغرض علاج اپنے ایک عزیز دوست کے ساتھ پروفیسر حکیم نیر واسطی "ستارہ خدمت" کے مطب میں گئے۔ اس عزیز نے والد صاحب کا تعارف کروایا اور کہا کہ مولوی صاحب عربی کے بھی شاعر ہیں۔ اس پر محترم حکیم صاحب والد صاحب کو اپنے گھر لے گئے اور اپنی عربی نظم دکھلائی۔ والد صاحب نے اس کی اصلاح کی جس پر حکیم صاحب موصوف بے حد خوش ہوئے بعد میں بھی عربی کی نظمیں اصلاح کے لیے ارسال فرمایا کرتے تھے۔

اُس وقت سے لے کر آج تک آپ کے والد صاحب کے ساتھ نہایت دوستانہ تعلقات رہے ہیں۔ والد صاحب کے ساتھ آپ کا رشتہ اخوت و مودت روز بروز بڑھتا گیا۔ والد صاحب کی علمی قابلیت کے بڑے ہی مداح تھے جس کا اظہار آپ نے اپنے ایک خط میں یوں کیا ہے۔

؎ "کہ دو کو ئی ظفر سے کرے شاہ علم و فن
ایک بے نوا فقیر سے نسبت سے آپ کی"

والد صاحب کی وفات پر محترم حکیم نیر واسطی صاحب کا تعزیتی خط ملا لیکن اس کے تھوڑے دن بعد یعنی مورخہ ۲۷ مئی کو محترم حکیم صاحب موصوف بھی اس دارِ فانی سے رخصت فرما گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

پیارے ابا جان کو جہاں اپنے مالک حقیقی سے پیار تھا۔ وہاں عشقِ رسول ؐ عشقِ قرآن۔ اور احمدیت کے لیے فدائیت کے جذبہ سے بھی سرشار تھے۔ وہاں اپنے وطنِ عزیز پاکستان سے بے حد محبت کرنے والے اور وطن ناموس کی خاطر غیرت رکھنے والے تھے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ کا واقعہ ہے جبکہ ناچیز پاکستان ایئر فورس پشاور میں تھا۔ اس وقت آپ نے خاکسار کو جو خط لکھا۔ وہ خط وطنِ عزیز سے بے پناہ محبت کا بین ثبوت ہے۔ آپ نے لکھا۔

"پیارے بچے اللہ تعالیٰ تمہارا حافظ و ناصر ہو۔ آج کل پاکستان جو جنگ لڑ رہا ہے وہ عدل و انصاف کو قائم کرنے کے لیے ہے۔ اور کفر کے ظلم اور ظلمات کو پاش پاش کرنے کے لیے ہے۔ ہم ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مسلمانانِ پاکستان کو فتح و نصرت سے سرفراز فرمائے اور باطل کو پاش پاش کر دے آمین۔ کئی دفعہ میرے دل میں یہ جوش پیدا ہوتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے کہے کہ پاکستان کو اس شرط پر فتح مل سکتی ہے۔ کہ تم اپنے تینوں جوان بیٹے قربان کر دو تو بلا جھجک اور بغیر کسی تردد کے اس سودے پر راضی ہو جاؤنگا۔ مجھے افسوس ہے کہ میں کمزور ہو چکا ہوں۔ ورنہ مجھے امید ہے کہ میں میدان جنگ میں ہوتا۔ میں آپ کے دونوں بھائیوں کو لکھ رہا ہوں۔ کہ وہ پاکستان کی بہادر افواج کے زخمیوں کے مداوا کے لیے اپنے خون کی پیشکش کریں۔ آپ کبھی بھی گھبرائیں نہیں پوری مستعدی اور جرأت سے کام کریں۔ خدا تعالیٰ خود آپ کی حفاظت فرمائے گا۔ کامیابی کے لیے دو چیزیں شرط ہیں۔

احتیاط اور جرأت جب کسی قوم میں یہ دونوں چیزیں جمع ہو جاتی ہیں۔ اور پھر وہ قوم ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کو بھی مدد کے لیے پکارتی ہے۔ تو پھر وہ قوم کبھی ناکام نہیں ہوتی۔ آپ ہم سب کے لیے دعا کرتے رہیں۔ نمازیں اور دعائیں مفتاحِ فلاح ہیں۔"

بیماری اور وفات

والد صاحب مرحوم کا احمد نگر میں میرے پاس ہی قیام تھا۔ ماہ دسمبر کے وسط میں جب کچھ بیمار ہوئے تو ربوہ میں میرے بڑے بھائی ناصر احمد ظفر صاحب کے ہاں قیام فرما ہوئے۔ جب آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہونے لگی تو ڈاکٹر صاحب کی ہدایت پر فضل عمر ہسپتال میں داخل کرانا پڑا لیکن چند روز کے علاج کے بعد آپ کو سول ہسپتال فیصل آباد لے جایا گیا۔ جہاں پر ڈاکٹر ولی محمد صاحب نے نہایت توجہ سے علاج فرمایا۔ یہاں پر تقریباً بیس روز کے علاج کے بعد جب کچھ افاقہ ہوا تو یکم فروری کو ہسپتال سے فارغ ہو کر ربوہ لے آئے۔ لیکن چند روز کے بعد پھر طبیعت خراب ہو گئی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا اور دوا کی درخواست کی حضرت میاں صاحب موصوف ازراہ شفقت اُسی روز بعد نماز عصر محترم ابا جان کو دیکھنے غریب خانہ پر تشریف لائے۔ جس پر والد صاحب بے حد خوش ہوئے خاندانِ حضرت اقدس ..... سے آپ کا یہ آخری دیدار اور ملاقات تھی۔ محترم میاں صاحب نے ہومیو پیتھک ادویات تجویز فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بے حد جزائے خیر دے۔ آمین۔

۱۴ اپریل کو آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی۔ آپ کو سول ہسپتال فیصل آباد لے جایا گیا۔ لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی آخر وہ گھڑی آ گئی جو سب کے لیے مقدر ہے۔ آخر ہمارے شاکر و صابر باپ نے جنہوں نے ساری زندگی کبھی بھی کسی بات پر نہ شکوہ کیا نہ شکایت راضی بارضا رہے۔ بلکہ چار ماہ کی طویل علالت کے دوران ایک لحظہ بھی ایسا نہ تھا۔ جس میں آپ نے کسی قسم کی گھبراہٹ پریشانی یا مایوسی کا اظہار کیا ہو۔ بلکہ کہا کرتے تھے۔ "بیٹا میں ٹھیک ہوں۔ آپ آرام کریں تھک جائیں گے" حتیٰ کہ وفات سے کچھ دیر قبل جب ناچیز نے آپ سے حال دریافت کیا تو جواب دیا "ٹھیک ہوں" آخر جمعہ کا وہ دن اور وہ گھڑی آ گئی جو آپ کے لیے مقدر تھی اس روز بوقت ۴½ بجے صبح بارگاہ ایزدی میں آپ حاضر ہو گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

صبح ۷ بجے آپ کا جنازہ بذریعہ ایمبولینس احمد نگر لایا گیا جہاں نماز جمعہ کے بعد کھلے میدان میں نماز جنازہ ادا کی گئی جو محترم مولوی صدر دین صاحب فاضل نے پڑھائی۔ اس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ اس کے بعد جنازہ بذریعہ گاڑی ربوہ لے جایا گیا۔ اور بعد نماز عصر مسجد مہدی سے ملحق میدان میں محترم حکیم خورشید احمد صاحب صدر عمومی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ یہاں پر بھی کثرت سے احباب نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہونے پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ سلسلہ نے دعا کرائی۔

تعزیت: والد صاحب مرحوم سب سے پیار کرتے حسنِ اخلاق اور حسنِ سلوک سے پیش آتے تھے۔ سب چھوٹے بڑے عزیز رشتہ دار دوست اور احباب بھی آپ سے محبت کرتے تھے۔ آپ کی وفات کے بعد کئی روز تک احباب احمد نگر۔ ربوہ اور احمد نگر کے گرد و نواح سے آپ کی تعزیت کے لیے ہمارے غریب خانہ واقع احمد نگر تشریف لاتے رہے اور غیر از جماعت دوست بھی والد صاحب مرحوم کی تعزیت کے لیے تشریف لائے۔ اس کے علاوہ رشتہ داروں دوستوں اور آپ کے شاگردوں کے تعزیتی خطوط آ رہے ہیں۔ جب ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ علیہ ربوہ تشریف لائے۔ تو ہمارے سوگوار خاندان کو مورخہ ۱۰ مئی کو تقریباً ۴۰ منٹ تک ملاقات کا شرف بخشا اور والد صاحب مرحوم کی تعزیت فرمائی۔ اور ہمارے زخمی دلوں کی ڈھارس بندھائی اللہ تعالیٰ حضور پر اپنی بے بہا برکتیں اور رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

اسی طرح والد صاحب مرحوم کی وفات کے وقت حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت اپنے تعزیتی خط میں لکھا:۔

"حضرت مولوی صاحب مرحوم سے میرا بہت گہرا ذاتی تعلق تھا۔ اور بہت ہی شفقت فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ سلسلہ کا ایک مخلص خدا ترس خدا رسیدہ عالم گزر گیا۔ جو سب جماعت کا نقصان ہے۔ محض آپ کا نہیں ہے"۔

آپ کی ساری زندگی درویشانہ اور فقیرانہ تھی۔ آپ نے ساری زندگی سلسلہ کی خدمت کی۔ تھوڑا ہی عرصہ گزرا ہے۔ حضور رحمہ اللہ علیہ نے خاکسار کو یاد فرمایا۔ کہ اپنے ابا جان سے کہیں کہ عبد المنان صاحب ناہید کی نظم بعنوان لا الٰہ الا اللہ کا عربی منظوم ترجمہ تیار کریں۔ بظاہر پیرانہ سالی اور بینائی کی کمزوری کی وجہ سے اُن کے لیے یہ بڑا مشکل کام تھا۔ لیکن خلیفۂ وقت کا حکم تھا۔ حضور کے ارشاد پر والد صاحب مرحوم نے اس کا عربی منظوم ترجمہ کیا۔ اور چار شعروں کا اضافہ کر دیا۔ ناچیز والد صاحب مرحوم کو ساتھ لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور نظم پیش کی۔ الحمد للہ

وفات سے کچھ عرصہ قبل والد صاحب مرحوم نے ناچیز سے کہا کہ بیٹے میرے ذہن میں ایک شعر آیا ہے۔ میری وفات پر میرے مزار پر لکھوا دینا۔

آئے میرے عزیز ہیں میرے مزار پر
رحمت خدا کی مانگتے مشتِ غبار پر

بالآخر میں اُن تمام رشتہ داروں دوستوں اور احباب جماعت کا اپنی طرف سے اور اپنے سارے خاندان کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس عظیم سانحہ پر ہمارے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا اور ہمارے غم میں شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے آمین۔

اللہ تعالیٰ ہمارے والد صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور انہیں ہمیشہ اپنی جوار رحمت میں رکھے۔ آمین۔

اور ہمارے سارے خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور اُن کے نیک نمونے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

اشاعتِ دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرو

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"اگر تم چاہتے ہو کہ تم خدا کی برکت حاصل کرو تو آؤ دین کے کاموں میں لگ جاؤ اور اشاعتِ اسلام کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کر دو اور یہ مت خیال کرو کہ اگر تم دین کے لئے اپنا مال خرچ کرو گے۔ دین کے لئے اپنی جانیں قربان کرو گے اور دین کے لئے اپنا وقت دو گے تو تمہیں اس سے نقصان ہوگا۔ بلکہ یاد رکھو! واللہ خیر الرازقین۔ جب اس طرح مال خرچ کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہیں دنیا کا بادشاہ بنا دے گا۔ دولت تمہارے قدموں میں آئے گی اور یہ چھوٹی چھوٹی قربانیاں تمہیں بالکل ذلیل اور حقیر نظر آنے لگیں گی"۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

ضروری اعلان

تمام لجنات اپنے لازمی چندے (یعنی چندہ ممبری لجنہ، اجتماع لجنہ و ناصرات، ممبری ناصرات، اور خدمتِ خلق) آخر ستمبر تک بھجوا دیں۔ اس کے بعد موصول ہونیوالا چندہ اس سال کے چندہ میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ تمام لجنات ضروری طور پر نوٹ فرما لیں۔ شکریہ۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضروری ہدایات برائے سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۱۵۔۱۶۔۱۷ اخاء ۱۳۶۱ ہش / اکتوبر ۱۹۸۲ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

قائدین اور خدام اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل ضروری ہدایات کو مدنظر رکھتے ہوئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

- حضورِ انور کے ارشاد کی تعمیل میں ہر مجلس کی نمائندگی اجتماع میں لازمی ہے۔
- زیادہ سے زیادہ خدام و اطفال اجتماع میں شامل ہو کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور کلمات سے مستفیض ہوں۔
- قائدین علاقہ و اضلاع کی حاضری اجتماع میں ضروری ہے۔ اس کے بغیر اجتماع کے کام خوش اسلوبی سے سرانجام دینے میں مشکل پیش آتی ہے۔
- ہر قائد ضلع کی ذمہ داری ہے کہ وہ اجتماع سے ڈیڑھ ماہ قبل مرکز کو مطلع کرے کہ ان کے ضلع کو کتنے خیموں کی ضرورت ہوگی۔
- حسب سابق ہر ضلع تین خود ساختہ خیمے نصب کرے گا۔
- خیموں کے اندر ڈالنے کے لئے دری اور صفوں وغیرہ کا انتظام مجالس کے ذمہ ہوگا۔
- مجلس شوریٰ کے لئے تجاویز مرکز میں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۱ اگست ۸۲ء ہے۔
- شوریٰ کے نمائندگان کا انتخاب کروا کے منتخب شدہ اسماء منظوری کے لئے مرکز میں بھجوائیں ہر مجلس اپنے خدام کی تعداد کے مطابق ہر بیس اراکین پر یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوائے گی قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے نمائندہ ہوگا۔ جو مجلس کے لئے نمائندگان کی مقررہ تعداد میں شامل ہوگا۔ نمائندگان کے اسماء مرکز میں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۱۵ ستمبر ۸۲ء ہے۔
- سالانہ اجتماع کے موقعہ پر صنعتی نمائش کا انتظام کیا جاتا ہے۔ مجالس اس نمائش میں خدام کے ہاتھ کی بنی ہوئی اشیاء مرکز میں بھجوائیں۔ پہلی تین پوزیشنوں پر انعامات دیئے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں خصوصی دلچسپی رکھنے والے خدام کے اسماء سے فوری طور پر مرکز کو مطلع کیا جائے۔
- علمی اور ورزشی مقابلوں کے لئے عمومی تیاری کریں۔ معیّن پروگرام سے عنقریب مجالس کو مطلع کر دیا جائے گا۔
- زیادہ سے زیادہ خدام سائیکلوں کے ذریعہ اجتماع میں شامل ہوں۔
- سالانہ اجتماع کے بارے میں آپ کی تجاویز کا خیر مقدم کیا جائے گا۔
- کوشش محنت اور تدابیر کے ساتھ ساتھ بہت دعائیں بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب و کامران فرمائے۔

خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

عشرہ اصلاح وارشاد

۱۴ تا ۲۴ اگست ۱۹۸۲ء

مجالس خدام الاحمدیہ ۱۴ تا ۲۴ اگست عشرہ اصلاح وارشاد منائیں۔ جس میں

- "احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے" کتابچہ کا مطالعہ کیا جائے۔
- لائحہ عمل میں اصلاح وارشاد کی سکیم کے مطابق مثالی کام کیا جائے۔

جملہ قائدین، زعماء، ناظمین اور منتظمین اصلاح وارشاد سے درخواست ہے کہ اس عشرہ کو کامیاب بنائیں۔ دعائیں بھی کریں اور عشرہ خصوصی کی رپورٹ علیحدہ طور پر مرکز میں بھجوائیں۔

(مہتمم اصلاح وارشاد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں داخلہ

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں ایم اے۔ ایم ایس سی کے مختلف شعبہ جات میں داخلے اگست میں ہو رہے ہیں جو طلباء و طالبات داخلہ لینے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی تعلیمی اسناد کی فوٹو سٹیٹ جن میں (میٹرک۔ ایف۔ اے۔ بی۔ اے۔ کیریکٹر سرٹیفکیٹ) شامل ہوں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کر دیں۔ انٹرویو کی تاریخ سے انہیں مطلع کر دیا جائے گا۔

(صدر احمدیہ اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن بہاولپور) ضیاء الحق انور۔ (شعبہ کیمیا فائنل)
بشارت الرحمان زیروی۔ (شعبہ شماریات فائنل) اے/۱۳۱ سیٹلائٹ ٹاؤن بہاولپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست وصولی چندہ تعمیر مساجد (بغرض دعا)

۱۰ تا ۲۸ جون ۸۲ء

۱- مکرم ملک محمد نواز صاحب محلہ اسلام آباد گوجرانوالہ -	۳۰۲/-
۲- " خالد ناصر صاحب چک ۱۳۷/۹-ل ضلع ساہیوال -	۵۰/-
۳- " میاں عبدالرحمٰن صاحب میرپور آزاد کشمیر -	۵۰/-
۴- " صوفی عبدالمجید صاحب " " " " منجانب والدین مرحومین	۱۰۰/-
۵- " غلام قادر خانصاحب ۱۸ لیاقت مارکیٹ نواب شاہ - (سندھ)	۵۰/-
۶- " راجہ منیر احمد صاحب بذریعہ سیکرٹری مال صاحب باب الابواب - ربوہ	۵۱/-
۷- " سیکرٹری مال صاحب لطیف آباد حیدرآباد	۸۱/-
۸- " ثناء اللہ صاحب ابن مکرم ماسٹر سعد اللہ صاحب فیکٹری ایریا - ربوہ	۲۰۰/-
۹- لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ -	۱۲۰/-
۱۰- " خواجہ محمد شریف صاحب بذریعہ سیکرٹری مال صاحب دارالبرکات ربوہ -	۵۰/-
۱۱- مکرمہ طاہر صدیقہ صاحبہ بنت مکرم عبداللہ صاحب سنت نگر لاہور سکول کھولنے پر	۱۰۰/-
۱۲- " امۃ الصبور صاحبہ بنت مکرم نور احمد صاحب " " " " "	۱۰۰/-
۱۳- مکرم الطاف احمد صاحب سیکرٹری مال میانی ضلع سرگودھا -	۵۷/-
۱۴- جماعت احمدیہ جھنگ صدر -	۱۸۸-۸۰/-
۱۵- مکرم تقی احمد صاحب لطیف نگر ضلع تھرپارکر (سندھ)	۵۰/-
۱۶- " نور احمد صاحب میرپور خاص -	۵۰/-
۱۷- محترمہ سیدہ نواب زینب بیگم صاحبہ بیگم حضرت مرزا شریف احمد صاحب ربوہ	۱۵۰/-
۱۸- " " " " " منجانب شہزادی صاحبہ -	۱۵۰/-
۱۹- " " " " " " اماں دادی صاحبہ -	۱۵۰/-
۲۰- " لجنہ اماء اللہ مرکزیہ -	۵۰/-
۲۱- مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب وہاڑی	۱۰۰/-
۲۲- لجنہ اماء اللہ مرکزیہ -	۲۰۰/-
۲۳- مکرم چوہدری ناظر علی خانصاحب چک ۶۰ ج ب ضلع فیصل آباد -	۵۰/-
۲۴- " " " " " " منجانب والدین مرحومین -	۵۰/-
۲۵- " مرزا شرف الدین صاحب اشرف مینجر کالونی فلور ملز فیصل آباد	۳۰۰/-

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

■ میں رہائشی مسئلہ و انتڑیوں پھیپھڑوں کی تپ دق اور تنگدستی کے ہاتھوں سخت پریشان ہوں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری یہ پریشانیاں دور فرمائے آمین -

(عطاء الٰہی احمدی کھنہ بلڈنگ چوک برف خانہ ریلوے روڈ لاہور)

■ ۱- میرے ایک قریبی عزیز بزرگ مرزا امجد بیگ سمن آباد لاہور ایک طویل عرصہ سے بیمار ہیں - احباب جماعت سے ان کی صحت کے لیے درخواست دعا ہے - اللہ تعالیٰ ان کو جلد سے جلد صحت سے نوازے آمین ثم آمین

(۲) میرے بہنوئی محترم شیخ مختار احمد صاحب سمن آباد لاہور ایک عرصہ سے بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی صحت کے لیے درخواست دعا ہے - (رانا مبارک احمد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور)

■ ہمارے مجلس انصار اللہ ڈسکہ کلاں کے ایک بزرگ میاں نثار احمد صاحب عرصہ ۲ سال سے دمہ کی بیماری میں مبتلا ہیں اب ایک ہفتہ سے ان کی بیماری شدت اختیار کر گئی ہے - احباب جماعت کی خدمت میں اُن کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے -

(چوہدری محمد عبداللہ بزعیم ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ)

■ سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع نواب شاہ مکرم ڈاکٹر فقیر محمد صاحب محمود پر ۲۶ رمضان المبارک بعد نماز فجر فالج کا حملہ ہوا - ان کو پہلے سے بلڈ پریشر ہے احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو صحت عطا فرمائے - آمین (قائد مجلس خدام الاحمدیہ قمر آباد ضلع نواب شاہ)

ولادت

۹ جولائی ۸۲ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری ہمشیرہ عاصمہ اکرام صاحبہ کو لڑکا عطا فرمایا ہے - نومولود مکرم ملک مشتاق احمد صاحب فیصل آباد کا پوتا اور مکرم ملک عبدالقدیر صاحب مرحوم کا نواسہ ہے احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نومولود کو بابرکت عمر والا - خادم دین اور والدین کے لیے قرۃ العین بنائے آمین

(ملک راشد محمود - منٹگمری)

اعلانِ دارالقضاء

مکرم - کیپٹن ڈاکٹر خالد احمد صاحب عطاء ۵/۲۲ محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری غلام احمد صاحب عطا وفات پا گئے ہیں - مرحوم کی ذاتی امانت ۱۲/۸۲ تحریک جدید میں اس وقت مبلغ ۱۶۲۳/- میں جمع ہیں - میرے علاوہ مرحوم کے دیگر ورثاء کو بھی اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ رقم مذکور ہماری والدہ صاحبہ کو ادا کر دی جاوے -

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک دفتر دارالقضاء کو اطلاع دی جاوے

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ٹنڈر نوٹس

محکمہ بلڈنگ کے منظور شدہ ٹھیکیداران سے سربمہر آئیٹم پرسنٹیج ریٹ کمپوزٹ شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۹ء ترمیم شدہ سٹینڈنگ ریٹس کمیٹی ٹنڈر کھولنے کی تاریخ تک برائے کام بلڈنگ بجلی اور واٹر سپلائی سینٹری انسٹالیشن مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں - جو کہ ۱۰/۸/۱۹۸۲ بوقت ۱۱½ بجے دوپہر ٹھیکیداران یا ان کے ایجنٹ کی موجودگی میں کھولے جائیں گے - مشروط بذریعہ تار بذریعہ ٹیلیفون یا بغیر زرضمانت ٹنڈر وصول نہیں کئے جائیں گے - زرضمانت صرف ڈیپازٹ کال کے ذریعے آنی چاہیئے - رجسٹرڈ فرم یا کمپنی کی صورت میں مختار نامہ عدالتی کاغذ پر مصدقہ ہو - ٹنڈر کیساتھ پیش کرنا ہوگا - زیر دستخطی اس کا پورا حق رکھتا ہے کہ کسی ایک یا تمام ٹنڈروں کو بلاوجہ بتائے منسوخ کر دے — نوٹ :- ٹنڈر فارم ۹۰۰۰ بجے تک جاری کئے جائیں گے -

نمبر شمار	کام کا نام	تخمینہ	زرضمانت	میعاد
۱-	تعمیر رہائش گاہ دفاتر برائے ملازمین گریڈ ۱۷ تا ۱۸ بمعہ اندرونی سروسز			
(i)	۳ عدد رہائش گاہ برائے ملازمین گریڈ ۱۸	۱۰,۵۰,۰۰۰/-	۲۱,۰۰۰/-	۹ ماہ
(ii)	" " " " ۱۷	۶,۴۰,۰۰۰/-	۱۳,۰۰۰/-	۷ ماہ
۲-	تعمیر رہائش گاہ برائے ملازمین گریڈ ۱۶ بمعہ اندرونی و بیرونی سروسز			
(i)	بمقام جھنگ	۲,۵۰,۰۰۰/-	۵,۰۰۰/-	۶ ماہ
(ii)	" شورکوٹ	۲,۵۰,۰۰۰/-	۵,۰۰۰/-	۶ ماہ
(iii)	" چنیوٹ	۲,۵۰,۰۰۰/-	۵,۰۰۰/-	۶ ماہ
۳-	تعمیر پٹوار خانہ جات ۶ عدد برائے ضلع جھنگ بمعہ سروسز			
(i)	بمقام موضع مہار والی تحصیل جھنگ	۵۵,۰۰۰/-	۱,۱۰۰/-	۴ ماہ
(ii)	" " ملہوانہ " "	۵۵,۰۰۰/-	۱,۱۰۰/-	۴ ماہ
(iii)	" " روڈ والی " "	۵۵,۰۰۰/-	۱,۱۰۰/-	۴ ماہ
(iv)	" " شورکوٹ شمالی تحصیل شورکوٹ	۵۵,۰۰۰/-	۱,۱۰۰/-	۴ ماہ
(v)	" " ہرسہ بلہ " چنیوٹ	۵۵,۰۰۰/-	۱,۱۰۰/-	۴ ماہ
(vi)	" " بھوانہ " "	۵۵,۰۰۰/-	۱,۱۰۰/-	۴ ماہ
۴-	تعمیر رہائش گاہ ۲ عدد برائے سول جج بمقام چنیوٹ ضلع جھنگ بمعہ سروسز	۵,۲۰,۰۰۰/-	۱۰,۴۰۰/-	۶ ماہ

ایگزیکٹو انجینئر
پراونشل بلڈنگ ڈویژن جھنگ

IPL -5160

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کا تیسرا سالانہ کنونشن

احمدی طالب علموں کی تنظیم "احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن" کا تیسرا سالانہ کنونشن مورخہ ۱۸ر اکتوبر بروز سوموار بمقام ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے طلباء سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں کنونشن میں شریک ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح رابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر بزرگانِ سلسلہ طلباء سے خطاب فرمائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

پانچ باتیں

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اپنے ایک مضمون مطبوعہ الفضل ۲۱ر نومبر ۱۹۵۰ء میں تحریر فرماتے ہیں۔

یاد رکھو کہ کامیاب تبلیغ کے لئے پانچ باتیں نہایت ضروری ہیں جن کے بغیر تبلیغ کرنے والے مبلغ صاحب کا دل و دماغ تبلیغ کی اہلیت حاصل کرتا ہے اور نہ اس شخص کے دل و دماغ کی کھڑکی کھلتی ہے جسے تبلیغ کی جاتی ہے اور یہ پانچ باتیں یہ ہیں۔

۱:۔ علم کی تکمیل یعنی دین اور اُس کے لوازمات کا تفصیلی علم حاصل کرنا ہے۔

۲:۔ عمل کی درستی یعنی اپنے معتقدات کے مطابق سچا عمل رکھنا۔

۳:۔ روحانیت کا حصول یعنی خدا سے ذاتی تعلق پیدا کرنا اور دعا کی عادت ڈالنا۔

۴:۔ جوشِ تبلیغ یعنی کلمۂ حق پہنچانے کے لئے دل میں درد اور سینہ میں ولولہ پیدا کرنا۔

۵:۔ پیرایہ تبلیغ۔ یعنی پیغامِ حق کو احسن اور دلکش پیرایہ میں پہنچانا۔

(مہتمم اصلاح وارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلانِ نکاح و شادی

خاکسار کے بیٹے داؤد احمد کے جو واشنگٹن ڈی سی میں مقیم ہے مارچ ۱۹۸۱ء میں ربوہ میں دس ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزہ قانتہ چوہدری بنت محترم محمد فیروز صاحب آف دارالصدر ربوہ کے ساتھ نکاح کا اعلان محترم مولانا عبدالمالک خاں صاحب نے کیا تھا۔ ۱۰ر جولائی ۱۹۸۲ء کو عزیزہ قانتہ ربوہ سے نیویارک آگئی۔ اسی رات ہم عزیزہ کو لے کر واشنگٹن آگئے اور اگلے روز ۱۱ر جولائی کو واشنگٹن مشن ہاؤس میں خاکسار نے دعوتِ ولیمہ کا انتظام کیا۔ جس میں ایک صد کے قریب مہمان شامل ہوئے۔ جن میں جماعت کے عہدیداد اور دیگر دوستوں کے علاوہ حضرت اقدس کے خاندان کے واشنگٹن میں مقیم افراد محترم میاں مظفر احمد صاحب۔ محترم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب۔ محترم میر داؤد احمد صاحب، عزیزم ڈاکٹر مغفور احمد صاحب عزیز شعیب احمد صاحب اور محترم صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ بھی ازراہِ شفقت شامل ہوئیں اور اس طرح تقریب نے ربوہ کی یاد تازہ کر دی۔ آخر میں محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مشنری انچارج نے اجتماعی دعا کروائی۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین۔ (میاں محمد ابراہیم مبلغ مڈ ویسٹ امریکہ)

نمایاں کامیابی

میری بھتیجی عزیزہ نورین حامد بنت حامد علی خان صاحب (چیف انجینئر۔ واہ سیمنٹ ورکس) نے میٹرک کے امتحان میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کی ہے اور اپنے اسکول میں اوّل آئی ہے۔ اور راولپنڈی بورڈ سے وظیفہ کی بھی حقدار ٹھہری ہے الحمد للہ۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کی اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور دینی و دنیاوی ترقیات عطا فرمائے۔ آمین۔ (بشریٰ یوسف بقاپوری۔ اسلام آباد)

او۔ آر۔ پی۔ کو۔ لمیٹڈ" ربوہ میں اکاؤنٹنٹ کی آسامی خالی ہے۔

اکاؤنٹ کا تجربہ رکھنے والے دوست جن کی عمر ۳۵ سے ۴۰ سال تک ہو اور مرکز سلسلہ میں خدمتِ دین کا شوق رکھتے ہوں اپنی جماعت کے صدر صاحب / امیر صاحب کی معرفت مینجنگ ڈائریکٹر" او۔ آر۔ پی۔ کو لمیٹڈ" ربوہ کو درخواستیں بھجوائیں۔

مینجنگ ڈائریکٹر" او۔ آر۔ پی۔ کو۔ ربوہ

دعائے مغفرت

خاکسار کے تایا جان ملک محمد عبداللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ بھیرہ ۱۱ر جولائی ۱۹۸۲ء بروز اتوار بوقت پونے دو بجے بعد دوپہر بعمر ۸۰ سال بوجہ کینسر سرگودھا میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے۔ وفات کے بعد ان کی میت کو ربوہ لایا گیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرحوم کی نماز جنازہ بعد از نماز مغرب پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم ۲۰ر اگست ۱۹۰۴ء کو پیدا ہوئے اور ۱۹۳۲ء میں سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کا شرف حاصل ہوا۔ سلسلہ احمدیہ کے فدائی تھے اور وفات سے کچھ عرصہ قبل تک اپنے فرائض بطور امیر جماعت احسن طریقے سے بجالاتے رہے۔ مرحوم کے سوگواران میں ایک بھائی۔ ایک ہمشیرہ اہلیہ۔ پانچ لڑکے (جن میں سے تین اس وقت امریکہ میں ہیں) اور چار لڑکیاں ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند ہوں اور ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے آمین۔ (ملک محمد افضل۔ فیصل آباد)

محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم و محترم خان صاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ ۲۵ر جون ۱۹۸۲ء کو ۸۸ سال کی عمر میں انتقال فرما گئیں۔ جنازہ ان کے فرزندان عزیزم اسد اللہ خان صاحب اور کرنل نسیم احمد صاحب ۲۶ر جون ۱۹۸۲ء کو مکرم میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی معیت میں کوئٹہ سے ربوہ لائے۔ اسی روز بعد از نماز عصر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور عزیزوں سے تعزیت بھی فرمائی بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں مرحومہ کی تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کرائی۔ مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں۔ خود صحابیہ تھیں اور حضرت اقدس کے ۳۱۳ اصحاب میں شامل حضرت قطب الدین صاحب بھیروی کی صاحبزادی تھیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحومہ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرماویں۔

(میاں محمد اسحاق عابد آر ڈی ننس آفیسر (ریٹائرڈ) بیت السخاوت۔ دارالصدر۔ ربوہ)

ضرورت کارکنان

۱:۔ دفتر صدر عمومی کے لئے ایک مددگار کارکن درکار ہے۔

۲:۔ خورشید یونانی دواخانہ میں ایک حساب دان اور ایک دوافروش مستعد نوجوان کی ضرورت ہے۔ ضرورت مند دوست خاکسار سے ملیں۔ (صدر عمومی)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہ کی یاد میں مصباح کا خاص نمبر

جلسہ سالانہ کے موقع پر انشاء اللہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہ کی یاد میں ماہنامہ مصباح کا خاص نمبر شائع ہوگا۔ بہنیں اس نمبر کے لئے اپنے مضامین اور نظمیں جلد سے جلد بھجوانے کی کوشش کریں۔ مضامین ایسے ہونے چاہئیں جن سے واقعاتی رنگ میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کردار اور حالات پر روشنی پڑے اسی طرح نظمیں بھی معیاری ہونی چاہئیں امید ہے کہ سلسلہ کی بزرگ خواتین اور دیگر مدیرہ مصباح بہنیں جلد سے جلد مضامین اور نظمیں ارسال کر کے مصباح کی قلمی معاونت فرمائیں گی۔

درخواستِ دعا

میری ہمشیرہ نصرت اختر کچھ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے کافی علاج کروایا ہے ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ میری ہمشیرہ کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ (منیر احمد ناصر دارالنصر غربی۔ ربوہ)

قیمتوں میں حیرت انگیز کمی

پنکھے، ایئر روم کولر اور واشنگ مشین آٹومیٹک کی رعایتی سیل جاری ہے

موقع سے فائدہ اٹھائیں

المشتہر۔ مون پروویژن سٹور (سپورٹس کارنر)

گول چوک مسجد اقصیٰ ربوہ